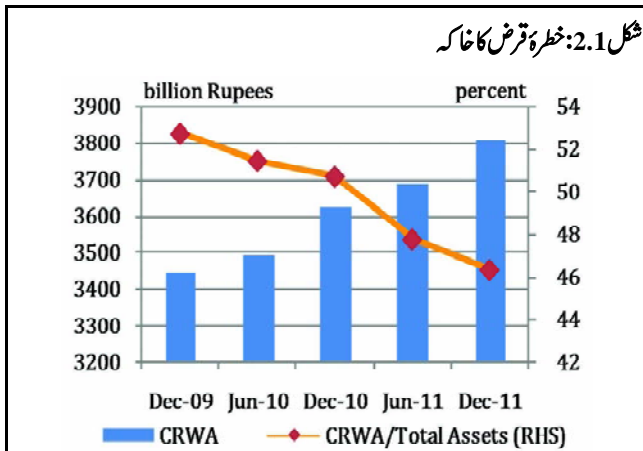


2 بینکاری شعبے کے خطرے کا تجزیہ

بینکاری نظام کے خطرے کا خاکہ ملے جلے رجحانات کو ظاہر کرتا ہے۔ قرضے کے سخت حالات اور بینکوں کی حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے میں بے پناہ دلچسپی کے باوجود خطرہ قرض کو بینکاری شعبے کے خاکہ خطر میں اہم ترین جز کی حیثیت حاصل ہے۔ اگرچہ غیر فعال قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا اور خطرہ قرض کے حوالے سے سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں (پی ایس سی بیز) اور درمیانے حجم کے مقامی نجی بینکوں کی کمزوری بڑھی ہے لیکن کافی اختصاص کی بنا پر خطرہ قرض قابل انتظام حدود میں ہے۔ بینکوں کی سیالیت کے خاکے کو حکومتی تمسکات کے بڑھنے سے تقویت حاصل ہوئی جبکہ فنڈنگ کے آمیزے میں طویل مدتی امانتوں کے بڑھتے ہوئے حصے سے فنڈنگ کے خطرے کو دور رکھنے میں مدد ملی ہے۔ مالی منڈیوں میں کچھ ہلچل کے باوجود بینکاری کے شعبے میں خطرہ بازار قابو میں رہا۔

خطرہ قرض

قرضوں کے حالات میں مزید سختی نقصان دہ ہو سکتی ہے۔۔۔



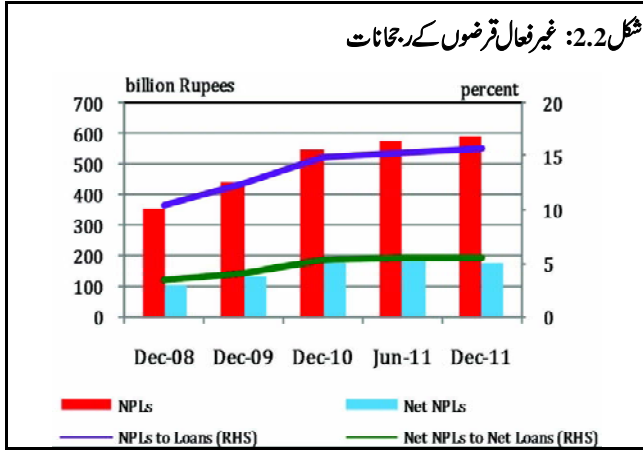
2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کے مجموعی قرضوں میں 17 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی۔ نجی شعبے کی جانب سے کم طلب کے علاوہ، پاکستان میں قرضوں کے حالات بظاہر سخت نظر آتے ہیں جس کی عکاسی قرضوں کے خطرہ بہ وزن اثاثوں (CRWA) اور مجموعی اثاثوں کے تناسب میں کمی سے ہوتی ہے (شکل 2.1)۔ قرضوں کے حالات میں مزید سختی سے کمزور معاشی سرگرمی کے مضبوط بیک لوپ (feedback loop) میں شدت آ سکتی ہے جو مالی نظام کی استقامت کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ نتیجتاً، بچت مصنوعات کی حد میں حالیہ 100 پیس پوائنٹس اضافے کی قرض گاری کی شرحوں کو منتقلی اور طلب پر اس کے اثرات محتاط نگرانی کے متقاضی ہیں۔

محتاط قرض گاری کے باوجود خاکہ خطر میں خطرہ

قرض کو بالادستی حاصل ہے

بینکوں کے قرضہ جزدان سے پیدا ہونے والے خطرہ قرض کو بینکاری شعبے کے مالی استحکام کو لاحق سب سے سنگین اور فوری خطرے کی حیثیت حاصل ہے۔ قرضوں کے سکڑنے اور بینکوں کی جانب سے اپنے اضافی فنڈز کو محفوظ اثاثوں پر لگانے کے حالیہ رجحان کے باوجود خطرہ قرض کو بینکاری کے شعبے کے خاکہ خطر میں اہم ترین جز کی حیثیت حاصل رہی ہے اور 2011ء کی پہلی ششماہی کے بعد سے اس میں شدت آئی ہے۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران مطلق لحاظ سے قرضوں کے خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 3 فیصد نمو یا 118 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے (شکل 2.1)۔ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کے باعث اثاثوں میں اچھی نمو (6 فیصد) نے قرضوں کے خطرہ بہ وزن اثاثوں کی قدرے سست رفتار نمو کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اس کے نتیجے میں قرضوں کے خطرہ بہ وزن اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کے تناسب میں مزید 1.4 فیصد کمی ہوئی جو آخر دسمبر 2011ء تک گر کر 46.35 فیصد پر آ

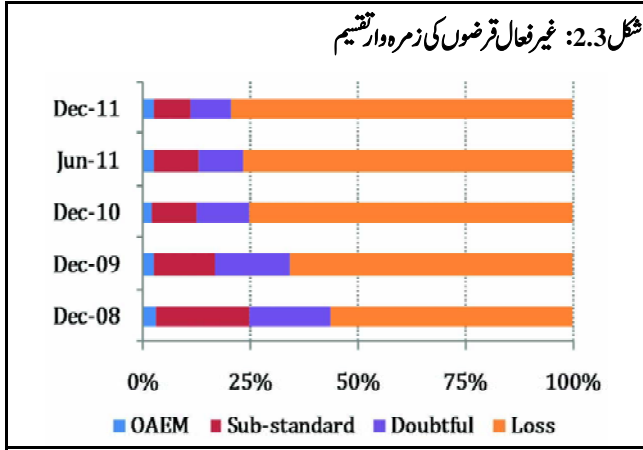
شکل 2.2: غیر فعال قرضوں کے رجحانات



گیا۔ تاہم گزشتہ چند برسوں میں قرضوں کے خطرہ بہ وزن اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کا گرتا ہوا تناسب خطرہ قرض کی پست سطح کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس سے محض یہ پتہ چلتا ہے کہ غیر فعال قرضوں کی بلند سطح کے باعث معیار بہتر بنانے کو زیادہ ترجیح دی جا رہی ہے۔ بینکوں نے قرضوں کے معیارات کو سخت بناتے ہوئے اور پرخطر شعبوں (ایس ایم ای اور صارفی وغیرہ) میں قرضے دینے کو خاصا محدود کرتے ہوئے اپنے انکیشن کے بلند تناسب کا انتظام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بینکوں نے حکومتی قرضوں میں اپنی سرمایہ کاریوں میں کھل کر اضافہ کیا ہے۔

غیر فعال قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا۔۔۔

شکل 2.3: غیر فعال قرضوں کی زمرہ وار تقسیم



مشکل معاشی صورتحال اور معیشت میں ساختی کمزوریاں قرض گیروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب کر رہی ہیں۔ نظریاتی پیش گوئی کے مطابق معاشی اظہار یوں میں بگاڑ جس کی پیش گوئی ہوئی جی ڈی پی سے کی جاتی ہے، نے غیر فعال قرضوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کے غیر فعال قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا اور یہ 15.3 فیصد سے بڑھ کر 15.7 فیصد پر آگئے جبکہ متاثرہ اثاثوں میں مزید 12.4 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا (شکل 2.2)۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر فعال قرضوں میں ہونے والے 31.4 ارب روپے کے اضافے کے مقابلے میں زیر جائزہ مدت کے دوران غیر فعال قرضوں میں

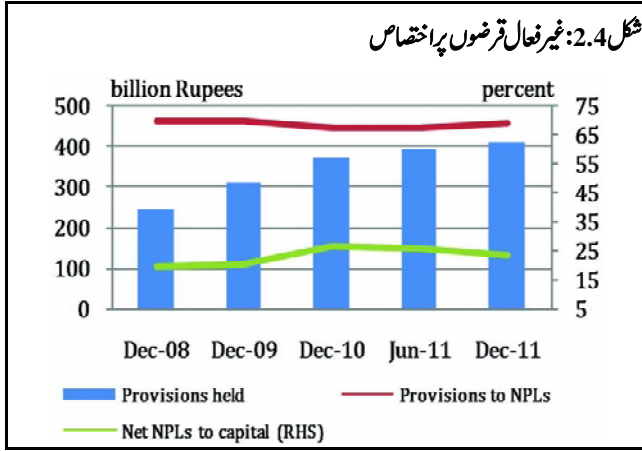
خاصا کم اضافہ ہوا۔ غیر فعال قرضوں کے بڑھنے میں سست روی کی وجوہات میں حکومتی تمسکات میں بینکوں کی بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری اور بینکوں کی جانب سے متاثرہ قرضوں کو ری شیڈول/ری اسٹرکچر کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔

غیر فعال قرضوں کی بڑی تعداد کی درجہ بندی نقصان کے زمرے میں کی گئی۔۔۔

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران نقصان کے زمرے میں شامل غیر فعال قرضوں میں مزید 24 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس کی وجوہات میں سابقہ قرضوں کی پختگی اور اس زمرے میں براہ راست کیے جانے والے اضافے شامل ہیں۔ سال کی پہلی ششماہی میں اس زمرے میں تقریباً 31 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ نقصان کے زمرے میں شامل غیر فعال قرضوں کی سست روی کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں لیکن غیر فعال قرضوں کی نمو میں تبدیلی دور تک نظر نہیں آتی۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران نقصان کے زمرے میں اضافہ دیگر تمام زمروں کے مقابلے میں سب سے زیادہ تھا جبکہ دیگر زمروں میں درحقیقت کمی دیکھی گئی۔ بینکاری کے شعبے کے تقریباً 79 فیصد قرضے نقصان کے زمرے میں ہیں اس لیے بینکوں کو ایسے متاثرہ قرضوں کی بازیابی کے لیے سخت کوششیں کرنا ہوں گی (شکل 2.3)۔¹⁷

ابھی تک اختصاص کی مناسب سطح نے خطرات کو تحفظ فراہم کیا ہے اور خطرہ قرض قابل انتظام حد میں ہے

بینکوں کے قرضہ جزدان کو ابھی تک متوقع نقصانات کے مقابلے میں مناسب تحفظ حاصل ہے۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران رکھے گئے اختصاص میں 17 ارب روپے کا اضافہ 17 بازیابی کے کم امکانات سے قطع نظر یہ اثاثے بینکوں کی بیلنس شیٹ کو مزید نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ بینکوں نے ان کے لیے اختصاص کیا ہوا ہے۔



ہوا تھا، اس طرح ششماہی کے دوران یہ 4 فیصد تک بڑھ گئے۔ آخر دسمبر 2011ء تک بینکوں کے غیر فعال قرضوں کی کوریج کا تناسب (اختصاص اور غیر فعال قرضوں کا) 69.31 فیصد تھا جو کہ آخر جون 2010ء کے 67.9 فیصد سے زیادہ ہے (شکل 2.4)۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو اختصاص کا حساب لگانے کے لیے قرضوں پر رکھی ہوئی تمسکات کی قیمت فروخت لازم سے استفادے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ اگرچہ قیمت فروخت لازم کی سہولت سے بینکوں کی اختصاص کی ضروریات کم ہو جاتی ہیں اور ان کی زیریں حد بہتر ہو جاتی ہے لیکن اس سے منسلک اخلاقی مشکلات کو زائل کرنے کے لیے بینکوں کو قیمت فروخت لازم کی سہولت کے نتیجے میں حاصل شدہ نفع سے نقد ادائیگی یا اسٹاک منافع منقسمہ دینے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اگر بینکوں کو یہ سہولت نہیں دی جاتی تو پھر بینکوں کو 2011ء کے دوران 20 ارب روپے سے زائد کا اضافی اختصاص رکھنا پڑتا (مجموعی طور پر 33 ارب روپے بشمول گزشتہ برسوں کے لیے درکار اضافی اختصاص)۔

جدول 2.1: بینک ذمرے کے لحاظ سے اضافہ جاتی معیار				
فیصد میں				
دسمبر 11ء				
خالص این پی ایلز اور سرمایہ	اختصاصی کوریج	خالص انفیکشن تناسب	انفیکشن تناسب	انفیکشن تناسب
41.8	58.2	10.1	21.1	21.5
17.1	74.6	3.9	13.8	13.2
1.9	89.3	1.2	10.4	9.0
21.6	69.9	5.1	15.3	14.8
175.0	59.1	14.9	30.1	31.1
23.1	69.3	5.4	15.7	15.3

بینکوں کے قرضہ جاتی اکتشاف پر دباؤ کی جانچ کے تازہ ترین نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضوں کے شدید دھچکے کچھ بینکوں پر دباؤ بڑھا سکتے ہیں تاہم مجموعی طور پر بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ کم از کم سطح سے زیادہ ہے۔

سرکاری شعبے کے کمرشل بینک (PSCBs) اور درمیانے حجم کے مقامی نجی بینک (LPBs) خطرہ قرض کے مقابلے میں زیادہ کمزور معلوم ہوتے ہیں۔۔۔

زیر جائزہ مدت کے دوران غیر فعال قرضوں میں ہونے والا اضافہ بڑی حد تک تقسیم شدہ تھا کیونکہ بیشتر بینکوں کو غیر فعال قرضوں میں اضافے کا تجربہ ہوا اور ایسے بینکوں کی تعداد بہت کم تھی جو اپنے غیر فعال قرضوں کو کم کر سکے تھے۔

بینکاری گروپوں کے لحاظ سے غیر فعال قرضوں کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں اور درمیانے حجم کے مقامی نجی بینکوں (مجموعی اثاثوں کی بنیاد پر 2011ء کی درجہ بندی میں شامل) میں انفیکشن کے تناسبات صنعتی اوسط کے مقابلے میں خاصے زیادہ ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان گروپوں میں خطرہ قرض کے حوالے سے کمزوری کی سطح بڑھ گئی ہے (جدول 2.1 اور 2.2)۔ گروپ کی سطح پر، سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں میں انفیکشن کے تناسب میں معمولی کمی آئی تاہم، گروپ کے اندر خاصا فرق دیکھا گیا کیونکہ پی ایس سی بیز میں سے ایک کے غیر فعال قرضوں میں تیزی سے نمایاں اضافہ نہیں ہوا کیونکہ اس گروپ میں شامل ایک اور بینک کے غیر فعال قرضوں میں کمی نے اس کے اثرات زائل کر دیے۔ تخصیصی بینکوں میں غیر فعال قرضوں کی سطح بہت بلند اور پرانی ہے اور تشویشناک صورتحال پر قابو پانے کے لیے بینکوں کے اس گروپ کو ناقابل بازیابی قرضوں کی معافی سمیت ساختی تبدیلیاں متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔

2011ء اور 2012ء کی درجہ بندی میں شامل بینکوں کے انفیکشن تناسبات میں زیر جائزہ مدت کے دوران تبدیلیوں کا اہم سبب بینکوں کا ایک حجم کے گروپ سے دوسرے حجم کے گروپ میں شامل ہونا ہے۔ درمیانے حجم کے مقامی نجی بینکوں میں انفیکشن کے بلند تناسبات ان کی جانب سے معیاری قرض گریوں کو متوجہ کرنے میں ان کے محدود انتخاب کی عکاسی کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر بڑے بینکوں کو پست لاگت کی امانتوں تک بہتر رسائی حاصل ہوتی ہے جس سے انہیں کم نرخوں پر زیادہ اچھی قرضہ جاتی ساکھ کے حامل قرض گریوں کو متوجہ کرنے

جدول 2.2: بینک کے حجم کے لحاظ سے اثاثہ جاتی معیار				
فیصد میں				
دسمبر 11ء				
خالص این پی ایلز اور سرمایہ	اختصاصی کوریج	خالص انفلکشن تناسب	انفلکشن تناسب	انفلکشن تناسب
10.3	81.8	2.6	12.9	12.9
17.2	75.8	3.2	12.0	11.3
77.0	51.0	14.8	26.2	25.6
17.4	53.8	6.7	13.4	15.9
23.1	69.3	5.4	15.7	15.3

کا موقع ملتا ہے (جدول 2.2)۔ آئندہ مہینوں میں اگر معاشی کارکردگی کمزور رہی تو ان گروپوں کے متاثرہ جزدان میں مزید بگاڑ کا امکان ہے۔

ٹیکسٹائل شعبے میں بڑھتے ہوئے انفیکشن نے ارتکاز کے خطرے کو مزید سنگین بنا دیا۔۔۔

کارپوریٹ شعبے میں ٹیکسٹائل اور سینٹ کے شعبوں کا انفیکشن تناسب، مجموعی انفیکشن تناسب کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ ان دونوں شعبوں میں غیر فعال قرضوں کی بلند سطح کا ایک اہم سبب ملک میں جاری توانائی کا بحران ہے۔ توانائی کے بحران کے تسلسل نے سینٹ اور ٹیکسٹائل کی صنعتوں کو سال کے نصف حصے میں گنجائش سے کم سطح پر کام کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس مسئلے نے ان صنعتوں کو مفقود کر دیا ہے اور وہ قرضوں میں نادہندگی پر مجبور ہو گئے۔ خام مال کی لاگت میں تیزی سے اضافے، جس میں بڑا حصہ توانائی کی لاگت کا ہے، نے سینٹ کی صنعت میں صورتحال کو مزید خراب کر دیا۔

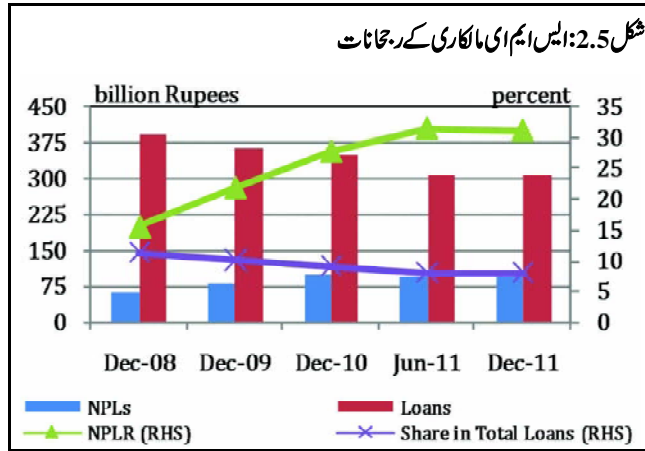
جدول 2.3: شعبہ کے لحاظ سے قرضہ اور انفیکشن کے تناسب				
فیصد میں				
دسمبر 11ء				
انفلکشن تناسب	قرضوں میں حصہ	انفلکشن تناسب	انفلکشن تناسب	انفلکشن تناسب
27.9	26.8	18.2	15.9	17.2
3.9	4.5	10.0	11.7	7.3
9.1	8.6	4.0	14.3	11.2
23.3	23.1	2.2	15.0	13.9
16.2	15.3	100.0		

ٹیکسٹائل کے شعبے میں بینکوں کا اکتشاف خاصا زیادہ ہے۔ بینکاری کے شعبے کے مجموعی قرضوں میں تقریباً 18 فیصد حصہ ہونے کی وجہ سے ٹیکسٹائل کا شعبہ بینکوں کے قرضوں میں استعمال کے لحاظ سے سرفہرست ہے (جدول 2.3)۔ اگرچہ، جی ڈی پی اور برآمدات¹⁸ میں ٹیکسٹائل کے شعبے کے بڑے حصے کو مد نظر رکھتے ہوئے اس شعبے میں بینکوں کا بڑا اکتشاف قابل فہم ہے تاہم، اس شعبے میں قرضوں کے ارتکاز سے نظمی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، اس لیے اس پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ بڑے اکتشاف کی وجہ سے، ٹیکسٹائل شعبے کے اثاثہ جاتی معیار میں چھوٹے سے بگاڑ کے بھی بعض بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر سنگین اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں خاصے بلند انفیکشن تناسب کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ارتکاز خاصا پریشان کن معلوم ہوتا ہے، کیونکہ زیر جائزہ مدت کے دوران اس تناسب میں مزید 27.9 فیصد کا بگاڑ آیا ہے۔ دباؤ کی جانچ کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر فعال قرضوں کے تناسب میں اضافہ جو گزشتہ تین برسوں کے دوران ہونے والے زیادہ سے زیادہ سرمایہ اضافے کے مساوی ہو، وہ بینکوں کے سرمائے میں سے 48 ارب روپے کو کم کر دے گا اور اس سے شرح کفایت سرمایہ 64 پیسے پوائنٹس کم ہو جائے گی۔

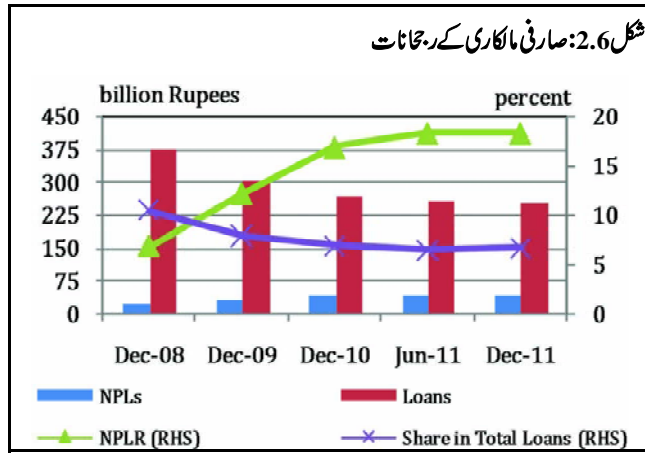
بینکوں کے قرضوں کے بڑے استعمال کنندگان میں توانائی کا شعبہ، زرعی کاروبار اور انفرادی قرضے شامل ہوتے ہیں اور ان میں نمایاں بگاڑ کی پیشگی علامات کی نشاندہی کے لیے ان کی احتیاط سے نگرانی کرنا ضروری ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران زرعی کاروبار میں انفیکشن کا تناسب 7.3 فیصد سے بڑھ کر 11.7 فیصد ہو گیا جس کا سبب 2010ء اور 2011ء کے دوران آنے والا سیلاب اور شدید بارشیں تھیں۔ چینی کے شعبے میں غیر فعال قرضوں کی مقدار میں کمی آئی ہے تاہم قرضوں میں ہونے والی کمی غیر فعال قرضوں کے مقابلے میں زیادہ رہی جس کی وجہ سے انفیکشن کا تناسب بگڑ گیا۔

ایس ایم ای اور صارفی مالکاری میں خاطر خواہ بہتری کی علامات نظر نہیں آئیں۔۔۔

گذشتہ تین برسوں سے چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ای) میں مسلسل کمی کا رجحان تھا۔ اس شعبے کے قرضوں میں مزید کمی نہیں ہوئی۔ مالی سال 11ء کی دوسری 18 مجموعی برآمدات میں ٹیکسٹائل کا حصہ مالی سال 11ء کے دوران 55.6 فیصد سے زائد رہا تھا جبکہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم) میں اس کا حصہ 32.6 فیصد تھا۔



ششماہی کے دوران ایس ایم ایز کے قرضوں میں 1.7 ارب روپے کا معمولی اضافہ ہوا۔ ایس ایم ایز کو دیے جانے والے قرضوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس کے غیر فعال قرضوں میں پچاس کروڑ روپے کی کمی آئی ہے (شکل 2.5)۔ کم ہوتے ایس ایم ای قرضوں پر نظر رکھنے کا موجودہ رجحان حوصلہ افزا ہے تاہم معین سرمایہ کاری کے قرضوں میں کمی اور اس جز کے قرض گرو کی تعداد میں 26,000 یا 13 فیصد کی باعث تشویش ہے کیونکہ ایس ایم ایز اپنے کام کے لیے خاصی افرادی قوت کو بروئے کار لاتے ہیں اور ایس ایم ایز کو قرضے کی عدم دستیابی ناہندگی کا باعث بن سکتی ہے اور اس کے سنگین معاشی و معاشرتی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔



2011ء کی دوسری ششماہی میں صارفی ماکاری کے انفیکشن کا تناسب اضافے کے ساتھ 18.34 فیصد ہو گیا جس نے بینکوں کو اپنا اکتشاف مزید کم کرنے کی ترغیب دی۔ نتیجتاً بینکوں نے اپنی مجموعی صارفی ماکاری میں مزید 7 ارب روپے کی کمی کردی (شکل 2.6)۔ رہن کے قرضوں کو جو مجموعی صارفی ماکاری میں 25 فیصد حصہ رکھتے ہیں 28 فیصد انفیکشن شرح کا سامنا ہے۔ اس جز میں ناہندگی کی بلند شرح کا سبب رئیل اسٹیٹ کی منجمد قیمتوں کے ساتھ گرانی کی بلند سطح کے باعث شرح سود کا بلند سطح پر ہونا ہے، جس نے قرض گروں کے لیے پست گرانی کے دور میں کم شرح سود پر لیے گئے قرضوں کی بدلتی ہوئی شرح سود پر واپسی کو مشکل بنا دیا ہے۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران پائیدار صارفی اشیا کے قرضوں میں انفیکشن کا تناسب تیزی سے بڑھ کر 73 فیصد تک پہنچ گیا جو تشویشناک معلوم ہوتا ہے۔ تاہم انفیکشن کے بلند تناسب کا سبب اس جز میں ماکاری کا تیزی سے کم ہونا ہے جس میں تقریباً 80 فیصد کمی آئی (جدول 2.4)۔ صارفی ماکاری سے فائدہ اٹھانے والوں کی تعداد میں ایک لاکھ سے زائد 51 فیصد کمی آئی ہے۔ انفیکشن کے بلند تناسب کی وجہ سے صارفی ماکاری کے لیے بینکوں کی بڑھتی ہوئی پچکچا ہٹ قابل فہم ہے لیکن امکان ہے کہ اس سے گھرانوں کو قرضوں کی فراہمی متاثر ہوگی جو پہلے ہی پست سطح پر ہے۔ تاہم، جب تک معاشی حالات میں خاصی بہتری نہیں آتی اس وقت تک اس جز میں بینکوں کے دوبارہ دلچسپی لینے کا امکان بہت کم ہے۔

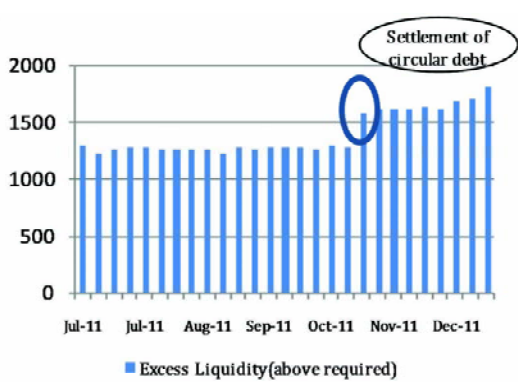
جدول 2.4: صارفی ماکاری کے غیر فعال قرضوں کا تناسب

فیصد میں			
(صرف نجی شعبہ)			
حصہ	جون 11ء	دسمبر 11ء	
کریڈٹ کارڈز	21.12	20.50	9.34
کار کے قرضے	9.45	9.71	20.52
پائیدار صارفی اشیا	15.56	72.85	0.05
رہن قرضہ جات	26.60	28.22	24.77
دیگر ذاتی قرضہ جات	16.63	16.33	45.32
کل	18.04	18.34	100

زیر التوا قانونی مقدمات کے حجم نے بینکوں کی پریشانی میں اضافہ کر دیا

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینک 19 ارب روپے کے غیر فعال قرضوں کی بازیابی میں کامیاب رہے جو ان کے مجموعی غیر فعال قرضوں کا صرف 3 فیصد بنتا ہے۔ عدالتوں میں زیر التوا پرانے مقدمات کی بھاری تعداد کے باعث بینکوں کو غیر فعال قرضوں کے واپس نہ ملنے یا بازیابی میں تاخیر کے خطرے کا سامنا ہے جس سے خطرات کی سطح بلند ہو جاتی ہے۔ پرانے زیر التوا مقدمات کا حجم متعلقہ عدالتوں کی مقدمات چلانے کی صلاحیت سے کہیں زیادہ ہے۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 2011ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران

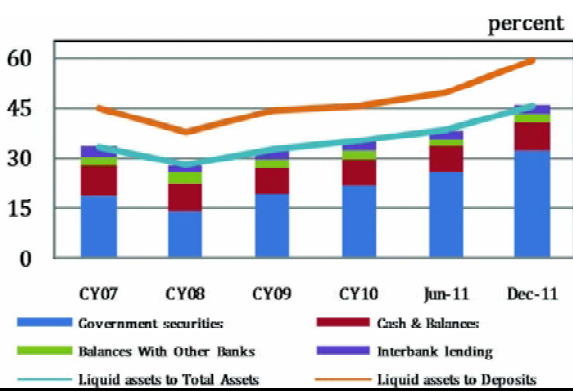
شکل 2.7: بینکاری نظام کی فاضل سیالیت



عدالتوں اور بینکنگ ٹریبونلز میں قرضوں کی بازیابی کے 56,000 مقدمات زیر سماعت تھے۔ ان مقدمات میں مجموعی طور پر 200 ارب روپے سے زیادہ کی رقم بھنسی ہوئی ہے۔ ان میں سے 14,000 ایسے مقدمات زیر سماعت ہیں جنہیں دس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ مقدمات کی بڑی تعداد کے مقابلے میں عدلیہ کا قدرے محدود حجم اور آپریشنل صلاحیت قانونی چارہ جوئی کے عمل کو سست بنا دیتی ہے اور اس سے نہ صرف نادہندہ رقم کی بازیابی میں تاخیر ہو جاتی ہے بلکہ اس سے قرضہ لینے والوں کو نادہندگی کی ترغیب ملتی ہے۔

خطرہ سیالیت

شکل 2.8: سیال اثاثوں کی تفصیلات



لازمی سیالیت کے اظہار، بڑھتی ہوئی سرمایہ کاریوں کے باعث اطمینان بخش صورتحال کی عکاسی کرتے ہیں۔۔۔

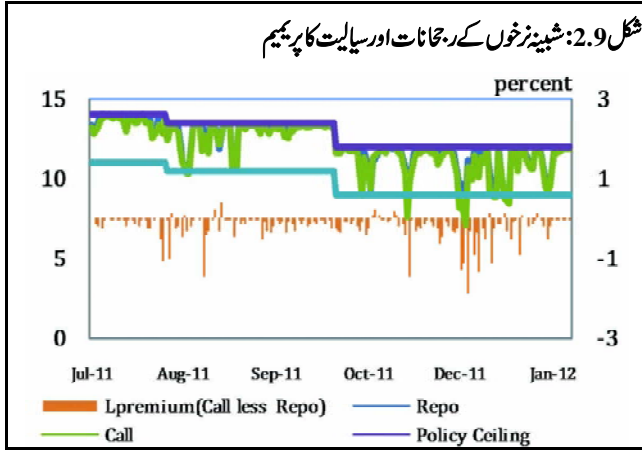
سرمایہ کاری جزو ان میں امانتوں کے مسلسل بہاؤ کی وجہ سے بینکوں کی سیالیت کی صورتحال اطمینان بخش رہی گوکہ یہ عمل سست رفتاری سے ہوا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بینکاری نظام میں سیالیت کی سطح بڑھ کر میعاد دی و طلبی امانتوں کے 64 فیصد تک پہنچ گئی جو کہ جون 2011ء میں 53 فیصد تھی (24 فیصد کی لازمی حد کے مقابلے میں)۔ اس میں اہم اضافہ بین کارپوریٹ گردشی قرضے کی یکبارگی ادائیگی کی وجہ سے ہوا تھا (شکل 2.7)۔

حکومتی قرضوں میں بینکوں کے بڑھتے ہوئے اکتشاف کی وجہ سے ششماہی کے دوران سیالیت کے بعض تناسب میں اضافہ ہوا۔ مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ 38.2 فیصد سے بڑھ کر 45.5 فیصد ہو گیا (شکل 2.8) جبکہ سیال اثاثوں اور امانتوں کا تناسب 59.5 فیصد تک پہنچ گیا جو 10 فیصدی درجے زیادہ ہے۔ سیالیت کے حالات میں بہتری پوری بینکاری صنعت میں دیکھی گئی کیونکہ تمام بینکوں کے سیال اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کا تناسب 10 فیصد سے زائد تھا۔

اسی طرح امانتوں میں نمو اور قرضوں میں کمی کے نتیجے میں قرضوں اور امانتوں کے تناسب (ADR) میں مزید بہتری آگئی جو دسمبر 2011ء میں گزر کر 54 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ جون 2011ء میں 56.7 فیصد تھا۔ امانتوں اور قرضوں کے تناسب میں بہتری سے اگرچہ نظام کی سیالیت کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے لیکن اس میں کمی کے رجحان سے نجی شعبے کے قرضوں کے لیورا جیہ میں ناپسندیدہ کمی کی نشاندہی ہوتی ہے۔

۔۔۔ اگرچہ نقد بہاؤ کے متعلق غیر یقینی کیفیت کے باعث شبینہ مارکیٹ مشکلات کا شکار رہی

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران قلیل مدتی سیالیت مشکلات کا شکار رہی اور شبینہ نرخ بلند سطح پر اور تغیر پذیر رہے (شکل 2.9)۔ اتار چڑھاؤ کی بلند سطح کی وجوہات میں بینکاری شعبے سے حکومت کی غیر متوقع قرض گیری، بیرونی مالی رقوم میں مسلسل کمی، تیل کی بھاری ادائیگیاں اور موسمی عوامل شامل ہیں۔ مذکورہ حالات کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کو مارکیٹ میں خاطر خواہ رقوم کا ادخال کرنا پڑا (شکل 2.10)، جسے مالیاتی خسارے کی بالواسطہ تسلیک سمجھا جاتا ہے۔

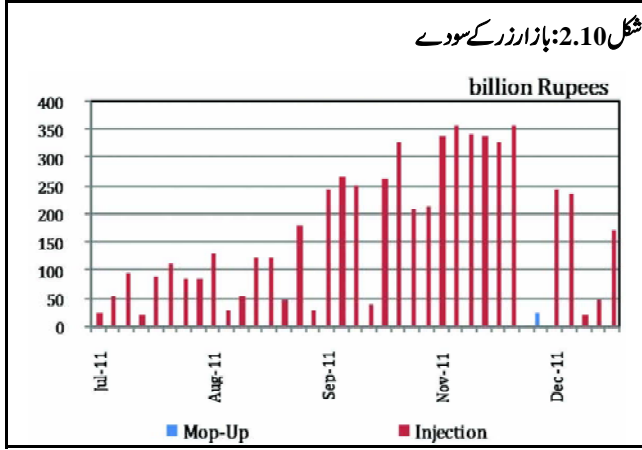


فنڈنگ کی ساخت میں معمولی تبدیلی۔۔۔

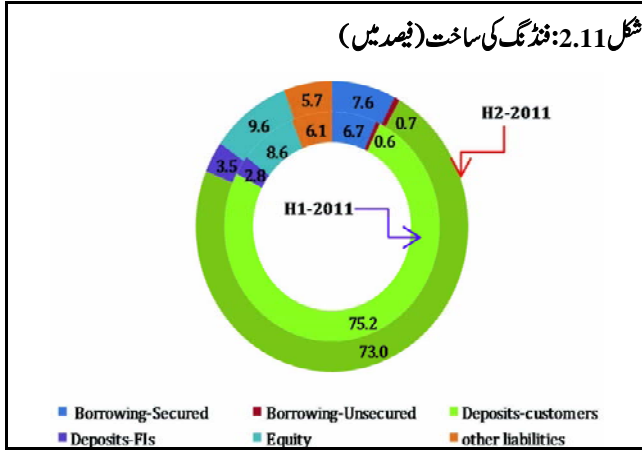
زیر جائزہ مدت کے دوران قرض گیری میں 20 فیصد کا اضافہ اور امانتوں میں 4.7 فیصد کی کمزور نمو ہوئی جس کے نتیجے میں قرض گیری کا حصہ بڑھ کر 8 فیصد ہو گیا جبکہ صارفی امانتوں کے حصے میں معمولی کمی آئی (شکل 2.11)۔ قرض گیری کے تجزیے سے سیالیت کے دشوار حالات اور امانتوں کی پست سطح کے حالات میں نقد کی قلیل مدتی ضروریات پوری کرنے کی خاطر ریپو قرض گیری (118 فیصد اضافہ) کی سرگرمیوں میں اضافے کی مزید توثیق ہوتی ہے۔

طویل مدتی امانتوں میں نمایاں کمی عرصیت کے خاکے

میں مزید تبدیلی کا باعث بنی۔۔۔



امانتوں کے خاکہ عرصیت میں سال کی پہلی ششماہی کے رجحان کا تسلسل جاری رہا۔ تاہم زیر جائزہ مدت میں امانتوں کی بعض اقسام کے نمو کے رجحان میں تبدیلی دیکھی گئی۔ اضافے میں بیشتر حصہ بچت اور معین امانتوں کا تھا جبکہ کرنٹ اکاؤنٹ کی امانتوں میں معمولی کمی ہوئی۔ چنانچہ ایک سال اور اس سے زائد کی امانتوں کا حصہ 39.4 فیصد سے بڑھ کر 47 فیصد تک پہنچ گیا (شکل 2.12)۔ دوسری جانب ایک سال سے کم امانتوں حصہ زیر جائزہ مدت میں مزید کم ہوا جس کی وجہ متحد جاری امانتیں اور روپیے کی بنیاد پر غیر معاہداتی امانتوں کی رپورٹ دینے سے متعلق اسٹیٹ بینک کی نظر ثانی شدہ ہدایات ہیں۔¹⁹



قلیل مدتی بکنس میں عرصیت کا فرق برقرار ہے، جس سے

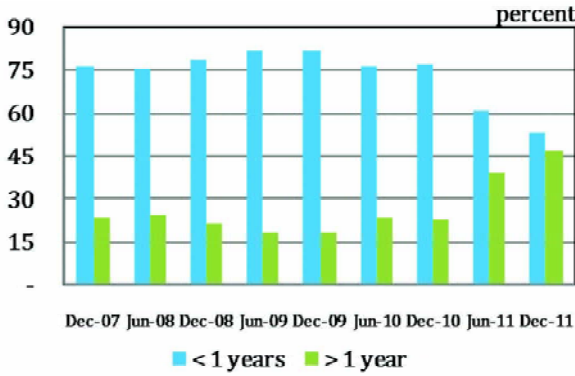
نرخوں کے ازسرنو تعین کے خطرے کی نشاندہی ہوتی ہے۔۔۔

مدت کے لحاظ سے عرصیت کے فرق میں بھی قلیل اور درمیانی مدت کی سرمایہ کاریوں میں اضافے کے باعث کچھ تبدیلی دیکھی گئی جبکہ امانتوں کی عرصیت کے خاکے میں بھی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران سہ ماہی سے ایک سالہ بکنس کے اثاثوں اور واجبات کا فرق بڑھ کر 13.06 فیصد ہو گیا (شکل 2.13)۔ ان تبدیلیوں کا سبب سہ ماہی سے ایک سالہ مدت

میں عرصیت مکمل کرنے والے ایم ٹی بی کی سرمایہ کاریوں میں خاطر خواہ اضافہ ہے۔ قلیل مدتی خطرہ سیالیت کے انتظام کے حوالے سے ایک سال سے کم مدت کے فرق میں تبدیلیاں مثبت پیش رفت ہیں اور ان سے بینکوں کے مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاریوں کے بڑھتے ہوئے حصے کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم، یہ رجحان گرتی ہوئی شرح سود کے دور میں بینکوں کا بے سرمایہ کاری کے خطرے میں اکتشاف بڑھا سکتا ہے۔

¹⁹ بی ایس ڈی سرکلر لنڈ نمبر 2011ء میں دی گئی تازہ ترین ہدایات جاری ہونے کے بعد اثاثوں پر مضامتی تحفظ کو بینکوں کی جانب سے سہ ماہی تا طویل مدتی بکنس کی طلبی امانتیں (غیر معاہداتی واجبات جن کا مجموعی واجبات میں خاصہ حصہ ہوتا ہے) رکھنے میں بینکوں کے ردوبدل سے منسوب کیا جاتا ہے، جو کہ ان کی متوقع عرصیت پر مبنی ہوتا ہے۔

شکل 2.12: امانتوں کی عرصیت کا خاکہ

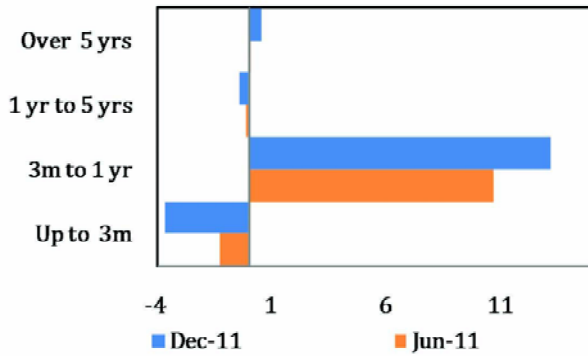


سرمایہ کاری کے مجموعی جزدان میں حکومتی تسکات کا اضافہ جاری ہے اور غیر تحفظ شدہ واجبات کا تناسب (ULR) واجبات کی مجموعی کوریج میں مزید بہتری کو ظاہر کرتا ہے (شکل 2.14)۔ اسی طرح، خطرہ سیالیت کا عامل (LRI) جس سے 30 روز کی قلیل مدتی سیالیت کے فرق کو اخذ کیا جاتا ہے، اس سے امانتوں کا طویل مدتی امانتوں کی سمت جھکاؤ فنڈنگ کے پست خطرے کو ظاہر کرتا ہے (شکل 2.14)۔ ان دونوں اظہاریوں کے مثبت نتائج مارکیٹ میں مجموعی طور پر سیالیت کی اطمینان بخش صورتحال کے لیے خوش آئند ہیں۔

بینکوں نے 5 دنوں اور 30 دنوں کی مدت میں سیالیت کے

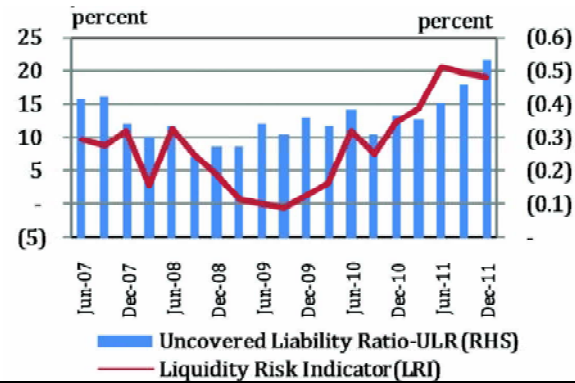
دھچکے کے مقابلے میں لچک کا مظاہرہ کیا۔۔۔

شکل 2.13: عرصیت کا فرق (اثاثے۔ واجبات) بلحاظ اثاثوں کا فیصد



دباؤ کی جانچ کے نتائج مجموعی بینکاری صنعت کی سیالیت کی اچھی تصویر پیش کرتے ہیں کیونکہ بینک مختلف قسم کے سیالیت کے دھچکوں بشمول صارفی امانتوں، خردہ امانتوں کا نکلوا یا جانا اور حال ہی میں متعارف کرائے جانے والے بازل سوم کوریج تناسب (LCR) کے مقابلے میں مستحکم پائے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ حکومتی تسکات کی قدر میں 20 فیصد کی کمی کے نتیجے میں دھچکے کے بعد ایل سی آر میں صرف 7.21 فیصد کی آئے گی جو کہ بازل سوم میں بیان کردہ کم از کم مطلوبہ لیول '1' سے خاصی زیادہ ہے۔ سیالیت کی کوریج وسیع الہیاد ہے کیونکہ اس دھچکے کے بعد کسی بھی بینک کا ایل سی آر 2 سے کم نہیں ہے۔

شکل 2.14: فنڈنگ خطرہ سیالیت کے اظہارے



خطرہ بازار

پیمائش کے موجودہ طریقوں کے تحت خطرہ بازار معمولی

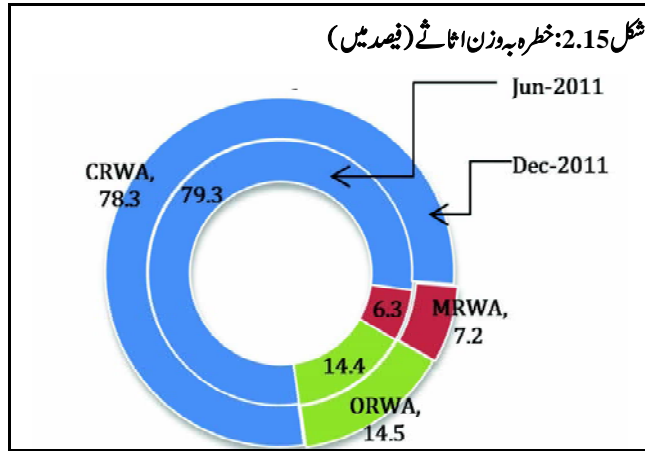
سطح پر ہے۔۔۔

حالیہ مالی بحران نے خطرہ بازار کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے کیونکہ اثاثوں کی قیمتوں میں تبدیلی کا تعلق خطرہ بازار کے عوامل سے تھا۔²⁰ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی مالیاتی پریشانیوں، بڑھتے ہوئے سرکاری قرضوں اور منفی معاشی نمو

کے امکانات کے حوالے سے روز افزوں غیر یقینی کیفیت نے مارکیٹ کے احساسات کو متاثر کیا ہے۔ تاہم زیر جائزہ مدت کے دوران ملکی مالی منڈیوں میں تغیر پذیری کی بلند سطح کے باوجود اگر بہ وزن اثاثوں کو اخذ کرنے کے موجودہ طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے پیمائش کی جائے تو بینکوں کے مجموعی خاکہ خطرہ بازار کا حصہ معمولی ہوگا۔²¹ خطرہ بازار بہ وزن اثاثے (MRWA) بینکاری شعبے کے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کا 7 فیصد بنتے ہیں اور خطرہ بازار حدود میں ہے جس کا ایک جزوی سبب منڈی کے خطرات مول لینے کے

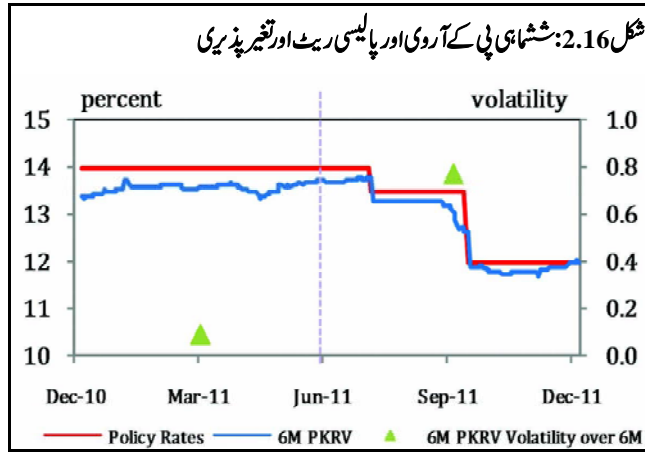
20 برگ ٹی (2010ء)، ”رسک پریمیا کی معادی ساخت: مالی بحران سے نئی شہادت“۔ یورپین سینٹرل بینک ورکنگ پیپر سیریز نمبر 1165 فریکنفرت۔

21 اس پورے سیکشن میں خطرہ بہ وزن اثاثوں کو بازل دوم سرمایہ معاہدے تک محدود کیا گیا ہے یعنی بینکاری کتاب میں شرح سود کو تجربے سے واضح طور پر خارج کر دیا جاتا ہے۔

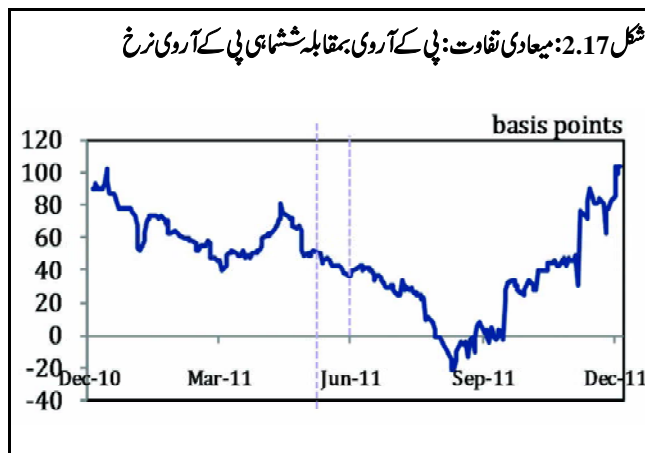


متعلق بینکوں پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے عائد کی جانے والی محتاط حد ہے۔ خطرہ بازار بہ وزن اثاثوں کے تناسب میں معمولی اضافے کا سبب بنی شعبے کے قرضوں میں اضافے کے مقابلے میں وفاقی حکومت کی سرمایہ کاریوں میں غیر متناسب اضافہ ہے (شکل 2.15)۔

خط یافت کے نچلی سطح پر آنے کے ساتھ بازار زر کی تغیر پذیری بڑھ گئی۔۔۔



زیر جائزہ مدت (دوسری ششماہی 2011ء) کے دوران بازار زر میں گذشتہ ششماہی (پہلی ششماہی 2011ء) کے مقابلے میں زیادہ تغیر پذیری دیکھی گئی۔ تغیر پذیری کی بلند سطح سے غیر یقینی کیفیت اور سیالیت کے دباؤ کی نشاندہی ہوتی ہے اور ایسا عام طور پر اس وقت دیکھنے میں آتا ہے جب زر پالیسی کے اہم اعلانات متوقع ہوں یا کیے جائیں اور ان کا سبب 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کی زر پالیسی میں ہونے والی تبدیلی ہے۔ گرانی میں کمی اور نجی شعبے کے قرضوں کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کو زر پالیسی نرم کرنے کی ضرورت تھی چنانچہ اسٹیٹ بینک نے 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران دو سطحوں میں پالیسی ریٹ میں 200 بیس پوائنٹس کی کمی کر دی (شکل 2.16)۔

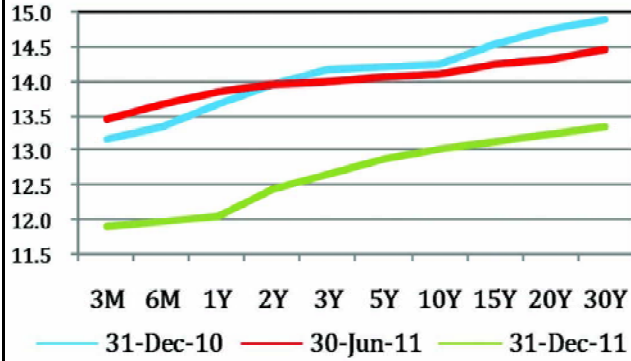


دس سالہ اور ششماہی پی کے آروی کے نرخوں کے درمیان میعاد تقاوت میں مئی 2011ء سے کمی آ رہی تھی اور یہ ستمبر 2011ء میں منفی ہو گیا، جو طویل مدتی معاشی امکانات، نمو اور فنڈنگ کی طویل مدتی طلب کے متعلق مندی کے خدشات کا اشارہ ہے۔ تاہم، میعاد تقاوت میں ستمبر 2011ء سے اضافہ شروع ہوا اکتوبر 2011ء میں پالیسی ریٹ میں 150 بیس پوائنٹس کی کمی کے بعد اس میں تیزی آ گئی تھی۔ دسمبر 2011ء تک میعاد تقاوت 103 بیس پوائنٹس تک پہنچ گیا تھا (شکل 2.17)۔ نتیجتاً، نجی سطح پر منتقلی کے علاوہ زیر جائزہ مدت کے دوران خط یافت کی عمودیت بھی دیکھنے میں آئی تھی (شکل 2.18)۔ خط یافت کی عمودیت سے قلیل مدتی سیالیت کی دستیابی کے ساتھ ساتھ بلند گرانی کی توقعات اور طویل مدتی معاشی امکانات، نمو اور طویل مدتی فنڈنگ کی طلب ظاہر ہوتی ہے۔

بینک یافت کے خطرے سے دوچار۔۔۔

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران مختلف میعادوں کی بلٹس کے آرایش اے اور آرایش ایل میں خاصا فرق پایا گیا اور بینکوں کو یافت کے خطرے کا سامنا رہا۔ تاہم 2011ء کی

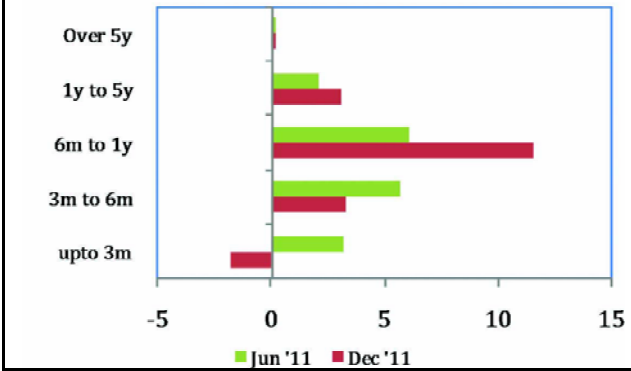
شکل 2.18: خط ہائے یافت



دوسری ششماہی کے دوران خط یافت میں تیزی بینکوں کے لیے زیادہ سودمند ثابت نہیں ہوئی کیونکہ خط یافت 3 سالہ عرصیت کے گرد منڈلاتا رہا (شکل 2.18) جبکہ بینکوں آرائیں اے اور آرائیں ایل کا بیشتر فرق ایک سالہ عرصیت میں دیکھنے میں آیا (شکل 2.19)۔ اس میعاد کی ٹائم بکٹ میں مثبت فرق سے بینکوں کے قلیل مدتی حکومتی تمسکات اور گردش قرضے کی مالکاری میں بڑھتے ہوئے انکشاف کی عکاسی ہوتی ہے۔

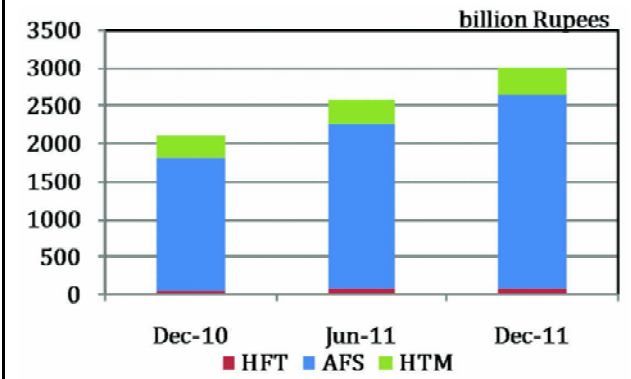
نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کا فرق بعض جگہوں پر قابل قبول حدود سے تجاوز کر گیا۔۔۔

شکل 2.19: فرق (نرخ حساس اثاثے - نرخ حساس واجبات) اور اثاثوں کا تناسب



بینکوں میں نرخ حساس اثاثوں (آر ایل اے) اور نرخ حساس واجبات (آر ایل ایل) کے درمیان کسی حد تک فرق ناگزیر ہے۔ عام طور پر 10 +/- فیصد کا فرق قابل قبول حد میں سمجھا جاتا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بینک مؤثر انداز میں نرخوں کے از سر نو تعین کے خطرے کا انتظام کرنے میں کامیاب رہے کیونکہ بینکاری شعبے کے نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کے فرق اور اثاثوں کا تناسب بیشتر میعاد کی بکٹس میں قابل قبول حد میں رہا تھا۔ تاہم ششماہی تا ایک سالہ میعاد کی بکٹ میں نرخ حساس اثاثوں اور نرخ حساس واجبات کے درمیان فرق مجموعی اثاثوں کا 11.5 فیصد تھا جو کہ عام طور پر قابل قبول حدود سے زیادہ ہے، جس سے بینکوں کو زوال پذیر شرح سود کے ماحول میں خطرہ شرح سود کا سامنا تھا (شکل 2.19)۔

شکل 2.20: سرمایہ کاری کی درجہ بندی

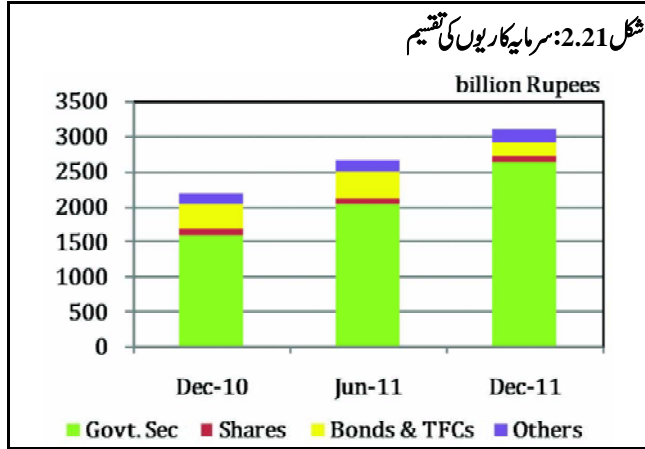


دستیاب برائے فروخت کی درجہ بندی زیریں حد کو باز قدر پیمائی کے فوائد سے محروم کر دیتی ہے

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکوں نے اپنی سرمایہ کاریوں کے بڑے حصے کی دستیاب برائے فروخت (اے ایف ایل) میں درجہ بندی کی حکمت عملی کو جاری رکھا جبکہ محفوظ برائے تجارت (ایچ ایف ٹی)، محفوظ تا عرصیت اور طویل مدتی سرمایہ کاریوں کے زمرے میں کم تناسب کی سطح پست رہی (شکل 2.20)۔ 31 دسمبر 2011ء تک سرمایہ کاری جزدان کے 3 فیصد سے کم کی درجہ بندی محفوظ برائے تجارت کے زمرے میں کی گئی تھی جبکہ دستیاب برائے

فروخت کے زمرے میں تقریباً 84 فیصد رقم تھیں جس میں حکومتی تمسکات کی ہولڈنگز خاصی تھیں (شکل 2.21)، پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے بعد 2011ء میں بینکوں نے 11.7 ارب روپے کے باز قدر پیمائی فوائد حاصل کیے جن کے جزوی اثرات حصص و دیگر سرمایہ کاریوں میں 8.5 ارب روپے کی باز قدر پیمائی نے زائل کر دیے۔ دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں باز قدر پیمائی کے فوائد / نقصانات کو آمدنی گوشوارے کو متاثر کیے بغیر براہ راست بیلنس شیٹ میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ اس لیے، خالص باز قدر پیمائی فوائد کے باوجود اس اثر کو آمدنی گوشوارے میں منتقل نہیں کیا گیا۔

شکل 2.21: سرمایہ کاریوں کی تقسیم



اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی مایوس کن رہی۔۔۔

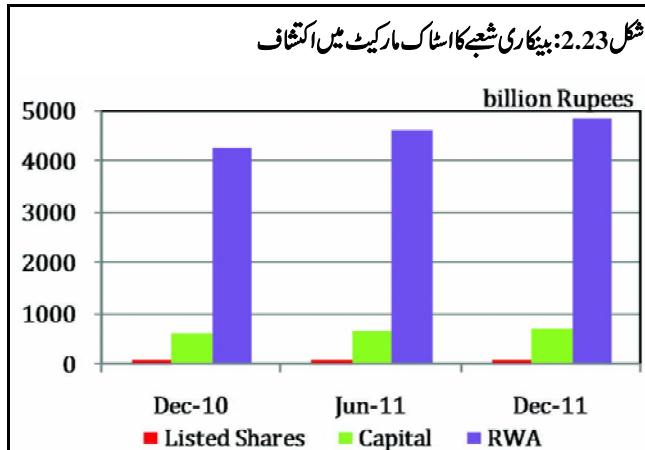
2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایکویٹی کے نرخوں میں جو معتدل بحالی دیکھی گئی تھی، دوسری ششماہی میں بظاہر اس کا خاتمہ ہو گیا کیونکہ سرمایہ منڈی میں بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے اور ایکویٹی کے نرخوں میں تیزی سے کمی واقع ہوئی۔ اس مدت کے دوران کے ایس ای 100 انڈیکس نے مایوس کن کارکردگی دکھائی۔ مثبت منافع کے کچھ وقتی ادوار کے باوجود انڈیکس میں عمومی طور پر کمی کا رجحان رہا۔ کے ایس ای 100 انڈیکس 11,347 پوائنٹس پر بند ہوا جو ششماہی میں 5.6 فیصد اور پورے سال میں 9.2 فیصد کے نقصان کو ظاہر کرتا ہے (شکل 2.22)۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسٹاک مارکیٹ میں پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں زیادہ تغیر پذیری²² دیکھنے میں آئی جس سے سرمایہ کاروں میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی کیفیت کی عکاسی ہوتی ہے۔

۔۔۔ ایکویٹی کی مستحکم پوزیشن نے بینکوں کو اسٹاک کی

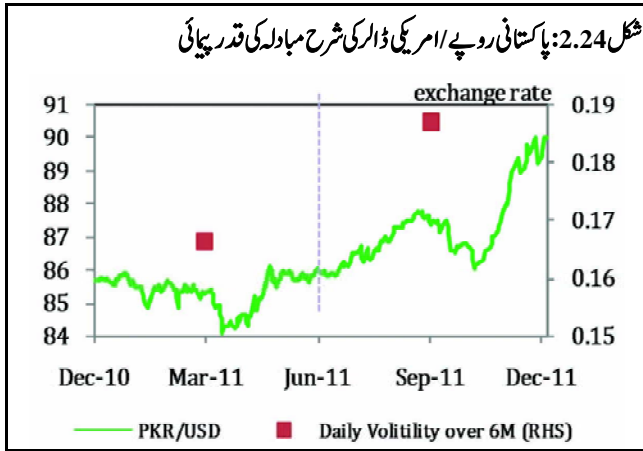
قیمتوں میں تبدیلیوں سے محفوظ رکھا

اسٹیٹ بینک نے اسٹاک مارکیٹ میں بینکوں کے اکتشاف پر سخت حدود متعین کر رکھی ہیں جن کے تحت بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسٹاک مارکیٹ میں اپنی ایکویٹی کو زیادہ سے زیادہ 20 فیصد تک محدود رکھیں۔ اس لیے اسٹاک مارکیٹ میں بینکوں کا اکتشاف معمولی ہے۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے اختتام تک اسٹاک مارکیٹ میں مجموعی طور پر بینکوں کی سرمایہ کاری 91 ارب روپے تھی جو کہ ان کی مجموعی اثاثہ جاتی اساس کا صرف 1.5 فیصد اور ان کے سرمایہ کاری جزدان کا 3.2 فیصد بنتی ہے (شکل 2.23)۔ اس قدر کم اکتشاف کا مطلب ہے کہ ایکویٹی کے نرخوں میں بڑی تبدیلیاں بھی بینکوں کی نفع یابی یا ادائیگی قرض کی صلاحیت کو متاثر نہیں کر سکتیں۔ اس لیے ایکویٹی کی قیمتوں میں تیزی سے کمی کے باوجود بینک اپنی اسٹاک مارکیٹ میں کی گئی سرمایہ کاریوں پر باز قدر پیمائی کی مد میں 5.5 ارب روپے کے نقصانات برداشت کرنے میں کامیاب رہے۔ اسٹاک مارکیٹ میں محدود اکتشاف کے باعث بینک اسٹاک مارکیٹ کی قیمتوں میں اس سے بھی زیادہ بڑی تبدیلی کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حساسیت کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر تمام فہرستی حصص کی قیمتوں میں 50 فیصد کمی آجاتی ہے تو بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ (CAR) میں صرف 76 بیس پوائنٹس کی کمی ہوگی (تفصیلات کے لیے دیکھئے باب 3)۔

شکل 2.23: بیدکاری شعبے کا اسٹاک مارکیٹ میں اکتشاف

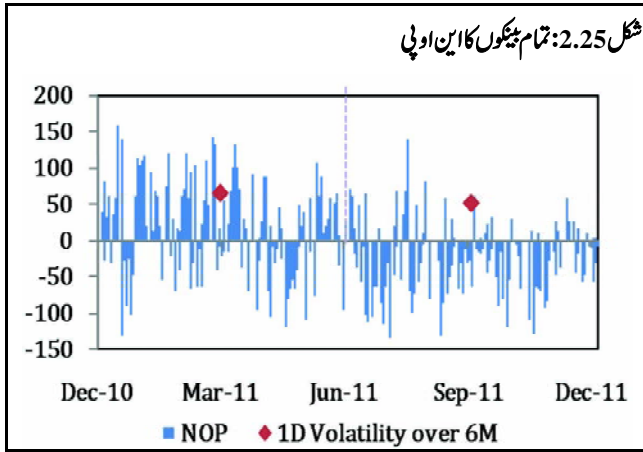


²² تغیر پذیری کو سچے ماہ کی مدت میں کے ایس ای 100 انڈیکس کے منافع پر روزمرہ معیاری انحراف سے اخذ کیا جاتا ہے۔



بینک کی صحت پر براہ راست اثر انداز ہونے کے علاوہ ایکویٹی کی قیمتوں میں کمی بھی ضمانت کی قدر کو کم کر دیتی ہے، جسے قرض گیر اپنے قرضوں کے سلسلے میں استعمال کرتے ہیں، اس طرح قرض گیروں کی قرض لینے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے اور موافق گردش دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ تاہم پاکستانی بینکوں کے لیے ضمانت کی قدر کے زیاں کا اثر متوقع طور پر محدود ہوگا کیونکہ حصص پر بینکاری نظام کی جانب سے حاصل کیے جانے والے قرضوں کا مجموعی حجم تقریباً 25 ارب روپے یا مجموعی قرضہ جزدان کے ایک فیصد سے کم تھا۔

ملکی ترسیلات زر کی بلند سطح نے پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کو قابو میں رکھا اور خالص اوپن پوزیشن قابل انتظام حدود میں رہی



زیر جائزہ مدت کے دوران پاکستان کو ملکی ترسیلات زر کی مد میں ریکارڈ 6.3 ارب ڈالر موصول ہوئے جو 2011ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں 7 فیصد اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس مثبت پیش رفت کے باوجود 30 دسمبر 2011ء تک امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی ہوئی اور یہ 89.97 روپے فی ڈالر²³ رہا۔ اس طرح ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران 3.98 روپے اور پہلی ششماہی سے اب تک 4.26 روپے کم ہوئی تھی۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران شرح مبادلہ میں تغیر پذیری کی سطح پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیادہ رہی جس سے معاشی مشکلات کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 2.24)۔

زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کی خالص اوپن پوزیشن (این او پی) +/- 150 ملین ڈالر یا بینکوں کے سرمائے کے 2 فیصد سے کم کی قابل انتظام حدود میں رہی تھی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کی خالص اوپن پوزیشن کی تغیر پذیری 2010ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں کچھ زیادہ رہی۔ تاہم اسکوآر پوزیشن سے انحراف زیادہ تر مختصر رہا (شکل 2.25)۔ امریکی ڈالر اور دیگر اہم کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے پیش نظر بینکوں کو اوسطاً قلیل مدتی اوپن پوزیشن سے گھانا ہوتا رہے گا۔

23 بولی کی اوسط اور پیش کردہ شرح مبادلہ